تعارف کتب

(مدیر)

تاریخ مذاہب عالم، دو جلدیں، مولفہ ڈاکٹر جی ایف مور MOORE، پروفیسر تاریخ مذہب ہاورڈ یونیورسٹی۔ (امریکہ) شائع کردہ ٹی اینڈ ٹی کلارک اڈنبرا، قیمت چالیس روپے،

پادری مور کی اس کتاب کی پہلی جلد ۱۹۱۴ء میں اور دوسری ۱۹۲۰ء میں شائع ہوئی تھی، ۱۹۴۸ء میں دوسرا ایڈیشن شائع ہوا، پہلی جلد میں حسب ذیل ممالک کے مذاہب کا تذکرہ کیا ہے،

چین، جاپان، مصر، بابل اور اشوریا۔ ہندوستان، ایران، اہل یونان، اور اہل روما۔ دوسری جلد میں یہودیت، نصرانیت اور اسلام کی تاریخ قلمبند کی ہے

دیگر مذاہب خصوصاً مذاہب قبل نصرانیت کے تذکرہ میں مصنف نے حتی الوسع دیانت سے کام لیا ہے، مگر اسلام کی تاریخ بیان کرتے وقت اس کا زاویہ نگاہ بالکل بدل گیا ہے یعنی نکلسن، میکڈانلڈ، مارگولیتھ اور ھٹی کی طرح ہر جگہ غلط بیانی کا کمال دکھایا ہے۔ اور اول سے آخر تک یہ کوشش کی ہے کہ پڑھنے والے کے دماغ پر کسی پہلو سے بھی اسلام کا کوئی دلنشین اثر قائم نہ ہونے پائے، ہم ذیل میں چند اقتباسات اس لئے درج کرتے ہیں کہ

(الف) علمائے کرام کو اس تلخ حقیقت کا احساس ہو سکے، کہ جب تک وہ انگریزی نہیں پڑھیں گے، غلط بیانیوں کے اس سیلاب کی روک تھام نہیں ہو سکتی

(ب) عامۃ المسلمین اس حقیقت سے آشنا ہو سکیں کہ جب تک وہ فروعی مسائل سے قطع نظر نہیں کریں گے اُس وقت تک وہ تبلیغ و اشاعت اسلام کی طرف متوجہ نہیں ہو سکتے، جب تک وہ اپنا وقت، دماغ اور روپیہ لایعنی رسوم پر ضائع کرتے رہیں گے مغرب میں اسلام کی اشاعت کا بندوبست نہیں ہو سکتا۔

۱۔ جلد اول، دیباچہ صفحہ "یہودی اور عیسائی مذہبی تصورات نے پیغمبر عرب کے دماغ پر جو اثرات مرتب کئے، ان کا نتیجہ "محمڈنزم" کی شکل میں ظاہر ہوا"

۲۔ آنحضرتؐ نے تصور باری یہود سے مستعار لیا"

تاریخ مذہب جلد دوم صفحہ ۳۹۵

۳۔ معاد سے متعلق بھی آنحضرتؐ کی تعلیمات یہود اور نصاری سے ماخوذ ہیں" صفحہ ۳۹۰

۴۔ جب آنحضرت (صلعم) غار حرا سے گھر واپس آئے تو وہ بہت مضطرب تھے، کیونکہ وہ اس واقعہ کی نوعیت ہی کو نہیں سمجھ سکے تھے جو وہاں پیش آیا تھا" صفحہ ۳۹۰

۵۔ "آنحضرت (صلعم) نے لفظ رحمٰن بھی یہود ہی سے مستعار لیا" صـ۳۹۵

۶۔ آنحضرت (صلعم) نے یہود اور نصاریٰ کی تقلید میں اللہ کو ایک عظیم الشان تخت پر بیٹھا ہوا پیش کیا" صـ۳۹۵

۷۔ سچ تو یہ ہے کہ مکہ کے بہت تھوڑے آدمیوں نے قرآن کو ایک معجزہ تسلیم کیا اور آنحضرت (صلعم) نے اس کی توجیہہ یہ پیش کی کہ اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔" صـ۳۹۶

۸۔ قرآن میں تقدیر کا تصور خدا کی بادشاہت پر تجریدی قسم کے غور و فکر کا نتیجہ نہیں ہے، بلکہ اس دشواری کا ایک عملی حل ہے جو آنحضرت کو لاحق ہو گئی تھی" ہم آیندہ فصل میں دکھائیں گے کہ آنحضرت (صلعم) نے مسئلہ تقدیر پر جو خام اور متناقض اور متضاد خیالات ظاہر کئے انہوں نے مسلم علماء میں زبردست بحثوں کا دروازہ کھول دیا صـ۳۹۷

۹۔ قرآن کے مرتب کرنے والوں کو تاریخی ترتیب سے کوئی دلچسپی نہیں تھی، اس لئے انہوں نے قرآن کی سورتوں کو نزول کے اعتبار سے .... مرتب نہیں کیا۔ اور نہ مضامین کی یکسانیت کا خیال رکھا۔

بلکہ طویل سورتیں پہلے رکھ دیں اور مختصر سورتیں آخر میں۔" صـ۳۹۷

۱۰۔ جہنم اور فردوس بھی یہودی کتابوں کے الفاظ ہیں مگر جنت کا بیان کرنے میں آنحضرت (صلعم) نے اپنی جدت فکر کا ثبوت دیا" صـ۳۹۹

۱۱۔ آنحضرت (صلعم) نے اپنی سمجھ کے مطابق اور یہود و نصاریٰ کی تعلیمات کی روشنی میں بہت سوشل اصلاحات نافذ کیں۔ افسوس اس بات کا ہے کہ انہوں نے ختم نبوت کا اعلان کر کے ان کا دائرہ محدود کر دیا۔ صـ۴۰۰

۱۲۔ آنحضرت (صلعم) کو یہ خیال تھا کہ جب میں حضرت موسیٰؑ کو تسلیم کرتا ہوں تو یہود بھی مجھے اور میرے قرآن کو تسلیم کریں گے لیکن یہود نے بہت تمرد اور قساوت کا اظہار کیا۔ اس پر آنحضرت صلعم نے وحی کی بنا پر اعلان کیا کہ آئندہ سے نماز میں مسجد حرام کو قبلہ بنایا جائے" اور اسلام کا یہودیت اور نصرانیت سے کوئی تعلق نہیں ہے"

(۱۳) جب ۶۲۸ء میں آنحضرت (صلعم) نے ایک جماعت کے ساتھ حج کا ارادہ کیا تو دل میں یہ خیال تھا کہ اگر موقع ملا تو مکہ پر قبضہ کر لوں گا۔ مگر مکہ والے بڑے عقلمند نکلے انہوں نے داخل نہ ہونے دیا۔ صـ۴۰۳

(۱۴) "چونکہ اسلام کو قومی بنا دیا گیا اس لئے عربوں میں اس کی کامیابی یقینی ہو گئی" صـ۴۰۴

ان اقتباسات سے قارئین کرام اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ کتاب کتنی گمراہ کن اور مغالطہ آمیز ہے، اور اسی کتاب پر کیا موقوف ہے! لنکا میں جو بھی ہے سو باون گز کا ہے

چونکہ علمائے کرام انگریزی سے ناآشنا ہیں، اس لئے نہ تو وہ اس قسم کی کتابیں پڑھ سکتے ہیں اور نہ اُس تباہ کاری کا اندازہ کر سکتے ہیں جو ان کتابوں کے ذریعہ سے مسلمانوں کے خیالات کی دنیا میں برپا ہو رہی ہے۔

قوم کے ہزاروں نوجوان اس قسم کی کتابوں کو پڑھ کر گمراہ ہو رہے ہیں، بلکہ اب تو دولت خداداد پاکستان کے کالجوں میں ارتداد کی وبا پھیلنے لگی ہے۔ لیکن ہمارے رہنمایان قوم ابھی تک "فاتحہ خلف الامام" "رفع یدین" "تعداد رکعات تراویح" "آمین بالجہر" اور اسی قسم کے دوسرے فروعی مسائل میں مستغرق اور منہمک ہیں

سارے پاکستان میں نہ کوئی تبلیغی درسگاہ ہے نہ کوئی تبلیغی ادارہ ہے جہاں اس زہر کا تریاق مہیا ہو سکتا ہو، اور نہ

کوئی دارالتصنیف ہے جہاں ان گمراہ کن کتابوں کے جواب لکھنے کا انتظام کیا گیا ہو، ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ تبلیغ کی اہمیت ہی ہمارے رہنماؤں کے دلوں سے محو ہو چکی ہے۔

اس کی وجہ جو ہماری سمجھ میں آتی ہے یہ ہے کہ ہمارے رہنما ابھی تک فروعی مسائل میں منہمک ہیں اور چونکہ وہ انگریزی زبان سے ناآشنا ہیں۔ اس لئے انہیں علم ہی نہیں کہ عیسائی ادارات دین اسلام کے خلاف کس قدر کتابیں شائع کرتی رہتی ہے۔ ان حالات جواب لکھنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔

ہم اپنے رہنماؤں سے یہ عرض کریں گے کہ کم از کم پاکستان میں ایک تبلیغی درسگاہ تو ضرور قائم کر دیں اور اس میں عربی مدارس کے فارغ التحصیل حضرات کو انگریزی زبان اور جدید فلسفہ اور سائنس سے پوری طرح آگاہ کرکے ایک جماعت کو ان کتابوں کا جواب لکھنے کے لئے نامزد کریں اور دوسری جماعت کو انگلستان اور امریکہ روانہ کریں تاکہ وہ تعلیم یافتہ طبقہ کے سامنے حقیقی اسلام کو دلنشیں انداز میں پیش کر سکیں، لیکن اس کے لئے ہمارے رہنماؤں کو فروعی اختلافات سے یکسر قطع نظر کرنا پڑے گا۔ جب تک تبلیغ کے لئے سارے علماء ہم خیال نہیں ہوں گے، یہ بیل منڈھے نہیں چڑھ سکتی۔

من آنچہ شرط بلاغ است با تو می گویم
تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال

بقیہ ارشادات صاحبزادہ محمد عمر صاحب مدظلہ العالی

صفحہ ۴۲ سے آگے

کہ اس وقت وہ اپنی حالت میں بدستور ہے، اور اُس کے قویٰ انسانی برابر قائم ہیں، ایسی صورت میں جو کچھ وہ بولیگا اپنے قویٰ سے بولے گا۔

تغیرِ عالم کا دار و مدار تغیرِ نفسی پر ہے، اور اصلاحِ عالم کا راز اصلاحِ نفس کے اندر مضمر ہے،

تغیرِ نفسی کوئی معمولی تغیر نہیں، بلکہ یہ تغیرِ نفسی نفسی کائنات کا بتمامہ اور اُس کے ماحول کا تغیر کلیہ ہے، اور یہ ایک قانون کلیہ ہے۔ ارشاد ہے[1] اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ۔ تغیر نفسی درحقیقت تمام کائنات کا تغیر ہے۔ گویا یہ تغیرات کا محور ہے، اس کے بغیر کوئی تغیر دنیا و مافیہا میں نہیں ہو سکتا، آج تمام دُنیا اصلاح اور ترقی کی رٹ لگا رہی ہے، لیکن اصلاح اور ترقی تو تبھی ممکن ہے جبکہ نفسی اصلاح اور نفسی ترقی کا پہلے تدارک کیا جائے، اصلاح رسوم سے پہلے اصلاح نفوس کے لئے جدوجہد چاہیئے، لیکن آہ آج قوم اس حقیقت سے بالکل ناآشنا ہے، سو جو بھی قدم اُٹھتا ہے غلطیوں سے پر اُٹھتا ہے، بلکہ ایک دو قدم بھی منزلِ مقصود کی طرف نہیں اُٹھتے کہ اُٹھانے والا دھڑام سے گر پڑتا ہے کیونکہ اندرونی (نفسی) بنیاد کھوکھلی ہوتی ہے، ذرا سا بوجھ اُٹھانے سے تمام عمارت بیٹھ جاتی ہے

---

[1] خدا قومی انقلاب تب پیدا کرتا ہے، جب لوگ اپنا نفسی انقلاب پیدا کرتے ہیں،